شیدائیانِ قرآن

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ ۰

پہلے قطاع الطریق اور ڈاکوؤں کے سردار تھے، اور علاقہ سرخس میں دن دہاڑے ڈاکے ڈالا کرتے تھی چنانچہ اُن کا یہ بھی دستور تھا کہ جب قافلہ کو لوٹتے، اس کا نام و پتہ مع تاریخ وغیرہ کے لکھ لیتے اور یہ بھی عادت تھی کہ جس قافلہ میں عورت یا لڑکا ہوتا اُس کو نہیں لوٹتے تھے۔

حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ بڑے پایہ کے بزرگ ہوئے ہیں اُن کے تائب ہونے کا یہ واقعہ ہے کہ ایک رات اپنے گھر کو جارہے تھے کہ ایک گلی سے گزر ہوا، کانوں میں آواز آئی کہ کوئی شخص اپنے بالاخانے پر یہ آیت شریف پڑھ رہا ہے۔ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ! کیا ایمان والوں کے لئے اب بھی وہ وقت نہیں آیا ہے کہ اُن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف جھک پڑیں: اُنھوں نے سن کر کہا "ہاں البتہ وہ وقت آگیا ہے" اور وہیں سے اُن پر ایک حال طاری ہوا اور ڈاکہ زنی کے پیشہ سے سچّے دل سے توبہ کی۔

تائب ہونے کے بعد وہ فہرست نکال کر دیکھی جس کا اوپر ذکر آچکا ہے۔ لوٹ کا سامان جو کچھ موجود تھا اُن کو اُن کے مالکوں کے گھر لیجا کر دیا، قصور کی معافی چاہی اور جو مال صرف ہوچکا تھا اُس کے بارے میں عذر کرکے بخشوایا اور یہ کہکر راضی کیا کہ

میں فضیل ہوں وہ مال میرے پاس سے صرف ہوگیا ہے، اب میں نے لوٹ مار سے توبہ کی ہے، آئندہ ایسا کام نہ کروں گا تم اپنے حقوق پر راضی ہو کر بخشدو تاکہ بارگاہ ایزدی میں ہماری دُعا قبول ہو۔

خواجہ کے اس صدق دل سے عذر و معذرت پر بعضے تو اپنا مال طلب کرتے اور بعضے کہتے کہ ہم نے بخشدیا۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ ایک یہودی تک پہنچا۔ جس کی کچھ اشرفیاں لُوٹ میں جاتی رہی تھیں۔ یہ اُس کے پاس بھی آئے اور کہا :

خواجہ فضیلؒ ! مجھے تو جانتا ہے کہ کون ہوں ؟

یہودی ! نہیں ! میں تم کو نہیں جانتا

خواجہ فضیلؒ ! میرا نام فضیل ہے جو ڈاکہ زنی کے سبب سے مشہور ہے۔ اب میں اپنے کام سے شرمندہ ہوں اور توبہ کی ہے۔ ہمارے دین میں یہ بات ہے کہ توبہ اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ مدعی راضی نہ ہو۔ میں نے تیری کچھ اشرفیاں لوٹ میں لی تھیں وہ خرچ ہوگئی ہیں۔ پیدا کر کے تجھکو دونگا۔ یہ بجائے قرض میرے ذمہ ہونگی۔ مگر اس وقت راضی ہو تاکہ توبہ قبول ہو۔

یہ سنکر یہودی گھر میں گیا اور پھر جلد ہی واپس آکر بولا

یہودی ! اے فضیل میں نے قسم کھائی ہے کہ جبتک اپنا مال تجھ سے وصول نہ کرونگا ہرگز راضی نہ ہوں گا۔

خواجہ فضیلؒ ! مجھ سے قبالہ لکھوا لے کہ میں تیرا مال ضرور دونگا مگر فی الحال مجھ کو معاف کردے تاکہ توبہ قبول ہو۔

یہودی ! میں کیا کروں، قسم کھا چکا ہوں، اس لئے اس کے خلاف نہیں کر سکتا

خواجہ فضیلؒ! یہ سنکر حیران رہگئے اور پھر بولے خدا کیلئے مجکو معاف کردیں میں تیرا مال ضرور واپس کردونگا۔
یہودی! یہ مشکل ہے۔ خیر تمہاری خاطر سے ایک حیلہ کرتا ہوں تاکہ میری قسم پوری ہو جائے
وہ اسطرح پر کہ میرے پاس اور بھی سونا ہے وہ تم کو دیتا ہوں۔ تم اس کو اپنے ہاتھ میں لیکر
مجھ کو واپس کردو تاکہ قسم پوری ہو جائے اور میں حانث نہ ہوں۔
خواجہ فضیلؒ! اچھی بات ہے ایسا ہی کر
یہودی خواجہ فضیلؒ کو اپنے ساتھ لیکر گھر میں گیا اور ایک ہمیانی کی طرف اشارہ کرکے کہا
یہودی! اس رکھی ہوئی ہمیانی میں زر نقد ہے اپنے ہاتھ سے اُٹھاکر مجکو دیدو
حضرت خواجہ نے ایسا ہی کیا۔ یہودی نے اُس کو کھول کر دیکھا اور کہا! مجھ کو جلد کلمۂ
توحید پڑھاؤ کہ میں اسلام لاؤں۔ آپؒ نے اُس کو مشرف باسلام کیا، پھر پوچھا
خواجہ فضیل! کیا بات دیکھکر تو ایسا جلد مسلمان ہوا اور اس سے پہلے اسلام سے راضی نہ تھا۔
یہودی! میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ تائب کی توبہ قبول ہونے کی یہ دلیل
ہے کہ وہ خاک اور سنگریزے کو ہاتھ لگائے تو سونا ہو جائے۔ جب آپؓ نے باتیں
شروع کیں تو میں نے پہلے گھر میں آکر کچھ خاک و سنگریزے ہتھیلی میں بھر کر رکھدیا اور سوچا
تھا کہ اگر تم سچے ہو اور تمہاری توبہ قبول ہے تو یہ خاک اور سنگریزے تمہارے ہاتھ میں سونا
بنجائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ لہٰذا میں تمہارے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا۔
یہودی کے مسلمان ہونے کے بعد یہودی کا سارا خاندان ہی مسلمان ہوگیا
یہاں تک کہ اس واقعہ کو جس نے جس نے سنا وہ بھی اسلام لے آیا۔
قرآن مجید کی جس آیت نے حضرت خواجہ فضیلؒ کو اس مرتبہ پہنچایا وہ اب بھی قرآن میں موجود ہے
پھر کون ہی جو حضرت خواجہ کی سنت کو ادا کرے۔